فخر اماثل و اشباہ جناب مولانا مفتی

دامت برکاتہم کا رسالہ فضائل ابو حنیفہ میں اور نیز اردو زبا



تصنیف امام مجتہدین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا عقاید اہل سنت و

بحسن سعی بلیغ مطبع ہاشمی میں

ان چار کی اور چند اصحاب کے ہونی مین ا ... ابو حنیفہ مہاجرین والانصار والذین اتبعوہم
کی اوسنی لوگون کو شک ہے از انجملہ مغ ... ی من تحتہا الانہار یعنے بڑے ہے
انیس اور عائشہ بنت عجرد اور بعضی ... اصحاب مین ... ضار سی اور جو اونکی تابع ہین نیک
کرتی ہین طحطاوی مین لکہا ہے امام فرمائی ... بکر رکہی ہین اللہ انسے راضی اونکی لیئے
سن چورانوی ۹۴ مین کوفی مین آئی مین نی ان سی یہہ حدیث سنی ... دون مجتہد سے انہین سے کے
یُصِمُّ دوستی چیز کی اندہا بہرا کر دیتی ہی یعنی اوسکی عیب دیکہ ... نوی یا ستانوی مین پیدا ہوئی
عجرد سی امام نی یہہ حدیث روایت کی ہی اکثر جند اللہ ... احتمال ہو ابو طفیل سی
اُکُلُہُ وَلَا اُحَرِّمُہُ بڑا لشکر اللہ کا زمین مین ٹڈیان ہین ... تابعین سے ہین کہ انکو سی
یہی نہین کہتا اور واثلہ بن الاسقع سے دو حدیث روایت کی ... مالک کے سن ڈیڑہ سو
مَا یَرِیبُکَ اِلٰی مَا لَا یَرِیبُکَ چہوڑ دی اوسکو جو شک مین ڈالی ... ایک سو چونسٹھ مین
مین نہ ڈالی امام فرماتی تہی مین اپنی باپ کی ساتہہ چہیانوی برس ... کے ہونیکا احتمال نہین
کی پاس لوگون کا حلقہ دیکہا مینی اپنی باپ سی پوچہا یہہ کیا ماجرا ... زمین پر باقی نہین رہا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اصحابی کی اس پاس لوگ ہین بعض ... برتر ہے اور داخل ہین
بن جزء کی امام کہتی ہین مینی سنا کہ یہہ حدیث فرماتی تہی اعانۃ ... ین یلونہم ثم الذین
عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ مسلمان کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہی اور ... ی آدمی یہہ جو انکی پیچہی آوین
ابن جزء سی یہہ روایت منقول ہی مَنْ تَفَقَّہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ کَفَ ... ہی والون کا جو تبع تابعین
جو دین کی مسئلی سیکہی اللہ اوسکی فکر اور روزی کو کافی ہی اور جابر ... علم دین کی تعلیم فرماتی تہی
کی ہی کہ ایک انصاری نی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر پوچہا میر ... المعصیۃ مین مشہور ہے
حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا ... نی فرمایا فَاَیْنَ کُنْتَ مِنْ کَثْرَۃِ الْاِسْتِغْفَارِ وَکَثْرَۃِ
جو تابعین سے منقول
ہے اوسکا ... الولد تو کب استغفار بہت پڑہتا ہی اور صدقہ بہت ... ان لینا واجب نہین
مرد نی بہت استغفار پڑہنا اور بہت صدقہ دینا شروع

اون فرماتی ہین ہی مبتدعین نی اماموں کے
ہماری امام کی شان مین لہذا یہہ عاجز
لکھتا ہی تا کسی مبتدع کو یہہ گمان نہو
بتصدق سی اس عاجز کے عاقبت
سے عطاکرے اون سب کی مرادین
نام نعمان بن ثابت ہی اور کنیت
احمد بن عبداللہ سی منقول ہی کہ و
بیٹی اسمعیل سی وہ کہتی تہی ین بیٹا
کی احرار لوگون سی واللہ ہماری نیز
کو اونکی باپ حضرت علی رضہ کی پاس
واسطے فرمائی ہمکو امید ہی کہ اللہ تعالی
مرزبان ہی کہ جسنی نوروز کی دن
نیروزنا کل یوم ہمارا ہر دن نوروز
بن زوطا بن ماہ کابل کی لوگون سی
تیم اللہ بن ثعلبہ کی اور معدن ال
جانی واقدی اور سمعانی نی امام ابو
پیدا ہوئی اور اتفاق ہی محدثین
تہی ایک اونمین انس بن مالک کہ
ترانوے ۹۳ مین یا ننانوی ۹۹
سی تشریف لیگئی انکی وفات کے

مدینۃ العلوم و معدن ابو البیت

…ین لکھا ہی روایت کرنا امام کا اصحاب سی علماکے
… اختلاف ہی بعضی کہتی ہین سات مرد ایک عورت
… اور منکرین کہتی ہین انکی زمانی مین چار اصحاب
… ثابت نہین مگر یہہ انکار محض تعصب اور عناد ہی امام
…یت کرنا اصحاب سی نقل کرتے ہین اعلام الاخیار مین مذکور
…ر تبہ سی زائد بصرہ مین تشریف لی گئی ہین ملاقات نہونے
بعید ہی بلکہ امام نووی نی تہذیب مین ملاقات امام لے
اور علامہ کفوی فرماتی ہین اگرچہ بعض محدثین امام کے تابعی
…ام کی یارون نی اسناد صحیحہ سی ثابت کیا ہی کہ امام نے پچاس
…ث کی ہین اور امام کی یار انکا حال خوب جانتے ہتے اور
…والی کا قول منع کرنے والی نہ ماننے والی سے معتبر اور مقدم ہی
عدم پر مقبول نہین بلکہ حافظ الحدیث جلال الدین سیوطے
…ی لکھتی ہین کہ امام ابو معشر عبدالکریم بن عبدالصمد طبری مقرے
…و حنیفہ کی اصحاب سی ایک رسالہ مین جمع کئے ہین اور ابن سعد نے
…حنیفہ نے دیکھا ہے انس وغیرہ اصحاب کو پس وہ تابعی ہین
…ام مین انکی معاصرین سی مثل اوزاعی شامی اور حمادی بصرے
…مالک مدنی اور مسلم بن خالد زنجی مکی اور لیث بن سعد مصری مین
…ام ہوا کلام سیوطی کا الحاصل امام کا تابعی ہونا مسلم الثبوت ہی
…قول کی موافق اونکو کہتے ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحا
…رف ہو یعنی مجالست و مصاحبت اور روایت ضرور نہین ہی
لیکن امام ہماری قول کی موافق تابعی ہین جنکے حق مین

حق تعالیٰ فرماتا ہی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم
باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ واعدلہم جنات تجری من تحتہا الانہار یعنے بڑے سے
ہوئے مرتبہ مین وہ ہین جو پہلی ہین مہاجرین اور انصار سی اور جو اونکی تابع ہین نیک
بات مین خوش ہی اللہ اونسی اور وہ اللہ سے اور طیار کر رکہی ہین اللہ نی اونکی لیئے
باغ جنکی نیچی نہرین بہتی ہین غرض یہہ مرتبہ تابعی ہونیکا چارون مجتہد سے انہین کے
واسطی خاص ہی اس واسطی کہ امام مالک سن ترانوی یا چورانوی یا پچانوی مین پیدا ہوئی
ہین اور لڑکائی مین انکا تشریف فرما ہونا کہین ثابت نہین تا احتمال ہوا ابو طفیل سی
ملاقات کا بلکہ ابن صلاح نی تصریح کی ہے کہ امام مالک تبع تابعین سے ہین کہ انکو کسی
اصحاب سی ملاقات نہین ہوئی اور امام شافعی شاگرد امام مالک کے سن ڈیڑہ سو
مین پیدا ہوئی اور امام احمد بن حنبل شاگرد امام شافعی کے ایک سو چونسٹھ مین
پیدا ہوئے ان دونو صاحبون کی زمانی مین توکسی طرح اصحابے کے ہونیکا احتمال نہین
کہ سن ایک سو دس کی بعد کوئے اصحابی آدمیون سے روی زمین پر باقی نہین رہا
پس ثابت ہوا کہ امام اعظم کا مرتبہ اور ائمہ مجتہدین سے نہایت برتر ہے اور داخل ہین
قرن ثانی مین بموجب اس حدیث شریف کی خیرکم قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم یعنی بہتر تمسے ہماری زمانی والے ہین پہر جو انکے پیچھی آوین پہر جو انکی پیچھی آوین
یعنی زمانہ ہمارا اور ہماری اصحابکا بہتری پہر زمانہ تابعین کا پہر اونکی دیکھنی والون کا جو تبع تابعین
کہلاتی ہین علامہ کفوی کہتی ہین امام تابعین کی زمانی مین مجتہد تہی کہ علم دین کی تعلیم فرماتی تہی
اور تابعین کبار سی مناظرہ کرتے تہی چنانچہ مناظرہ انکا شعبی سی نذر بالمعصیہ مین مشہور ہے
اور اجماع تابعین کا انکی وقت مین بغیر انکی معتبر نہتہا امام فرماتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا ارشاد اور اصحاب کا فرمانا ہماری سر اور آنکھون پر مسلم ہی اور جو تابعین سے منقول
ہو بس اونکا اور ہمارا قول برابر ہی اور ہم اور وہ برابر یعنی اونکی بات ہمپر مان لینا واجب نہین

اس کلام سی بہی آپکا تابعی ہونا نکلتا ہی اور مسند خوارزمی مین سیف الائمہ سائلی سی نقل
ہی امام نی چار ہزار تابعین سی علم سیکہا ہی اور آپ سبب کمال احتیاط کی جو مسئلہ قرآن
وحدیث سی نکالتی جب تک سب اساتذہ پسند نکرتی اوسکی اجازت ندیتی نقل ہی کہ جب
کوفی کی مسجد جامع مین مسند افادہ پر بیٹھی ہزار شاگرد آپکی پاس ہتی اون مین سی چالیس شاگرد جید
مجتہد قریب حاضر رہتی جو مسئلہ استخراج کرتی اونسی مناظرہ اور مشورہ کرتی اور حدیثون
اور صحابیون کے قول کو جو کچہ یاد ہوتا سنتی اور جو آپ کو یاد ہوتا فرماتی جب خوب چہن
چہان کر لیتی دو تین دن کے بعد ٹہیک ہو جاتا تب حکم فرماتی خطیب نے تاریخ بغداد مین لکہا ہے
امام نی علم سیکہا ہی حماد بن سلیمان اور عطا بن ابی رباح اور ابی اسحق شعبی اور ہاشم بن حبیب
اور محمد بن المنکدر وغیرہم تابعین کبار سی لیکن نسبت شاگردی کی حماد کیطرف مشتہر ہے
حماد شاگرد ہین ابراہیم نخعی کی وہ شاگرد ہین علقمہ اور اسود اور شریح قاضی کی یہہ تینون شاگرد
ہین حضرت عمر اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود کی امام نووی تہذیب مین نقل کرتی
ہین کہ ایک مرتبہ امام ابو جعفر بادشاہ کی پاس گئی اونسی پوچہا آپنی کس سی علم سیکہا فرمایا
حماد سی اونہون نی ابراہیم نخعی سی اونہون نی حضرت عمر حضرت علی عبد اللہ بن مسعود
عبد اللہ بن عباس سی ابو بکر بن نجیب کہتی ہین فقہ کو بویا عبد اللہ بن مسعود نی اور سینچا
علقمہ نی اور پکایا ابراہیم نخعی نی اور کاٹا حماد نی اور پیسا ابو حنیفہ نی اور گوندہا ابو
یوسف نے اور روٹی پکائی محمد بن حسن نی اور رکہا مشائخ نے اور ہم تقسیم کرتی ہین اور حنفیہ
کی کتابون مین بہت حدیثین امام کی فضائل مین منقول ہین چنانچہ در مختار وغیرہ مین آئی حدیث
نقل کے ہے اِنَّ آدَمَ اِفْتَخَرَ بِیْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اِسْمُہٗ نُعْمَانُ وَکُنْیَتُہٗ
اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَہُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ یعنی حضرت آدم نی فخر کیا اپنی اولاد مین مجہپر اور مین فخر کرتا
ہون اپنی امت مین نعمان ابو حنیفہ کی ساتہ وہ میری امت کا چراغ ہی نقل کیا ہی اس حدیث کو فقیہ ابو اللیث
نی بہی مقدمہ شرح تقدمہ مین اور مثل اس حدیث کی چند حدیثین اسم و لقب کی ساتہ فقہا نے ذکر کی ہین تحقیق محمد

کواون سب مین کلام ہی چنانچہ ابن جوزی حدیث مذکور کی حق مین کہتی ہین یہہ حدیث
موضوع ہی اور ضیاء معنوی شرح مقدمہ غزنوی مین لکھا ہی یہہ ابن جوزی کا تعصب ہی
ورنہ اس حدیث کی روایت طرق متعددہ سی ثابت ہی واللہ اعلم اور سیوطی تبییض الصحیفہ
مین لکھتی ہین امام کی مناقب کو حدیث موضوع سے ثابت کرنیکے حاجت نہین صحیح بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرۃؓ سے روایت ہی کہ وہ امام کی حق مین بشارت ہی **لَوْ كَانَ
الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسٍ** اگر ایمان ثریا کی پاس ہوتا پاتے
اوس سی فارس کی لوگ اور صحیح مسلم مین یہہ روایت ہی **لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ
الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسٍ** اگر ایمان ثریا کی پاس ہوتا لی جاتا
اوسکو ایک مرد فارس کی لوگونسی اور طبرانی کی معجم کبیر مین اسطرح منقول ہے **لَوْ كَانَ
الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَا تَنَالُهُ الْعَرَبُ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسٍ** اگر ایمان
ثریا پر معلق ہوتا کہ عرب اوسکو نہ پاتی بیشک حاصل کرلیتی اوسکو فارس کے مرد اور
ابو نعیم نے حلیہ مین ابو ہریرہ سی روایت کی ہی **لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ
رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسٍ** اگر علم ثریا کے پاس ہوتا بیشک لیتی اوسکو فارس کے مرد ابن
حجر خیرات الحسان مین لکھتی ہین امام مالک سی امام شافعی نے پوچھا تم نی ابو حنیفہ کو دیکھا ہی
فرمایا دیکھا ایسا شخص تہا اگر چاہتا تو زور تقریر سی اس ستون کو سونی کا بنا دیتا اور حرملہ بن
یحیی نی امام شافعی سے نقل کیا **اَلنَّاسُ فِي الْفِقْهِ عِيَالٌ عَلٰى اَبِيْ حَنِيْفَةَ** سب لوگ
فقہ مین پرورش یافتہ ہین ابو حنیفہ کی اور ایک روایت مین یون ہی **مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّتَبَحَّرَ فِي
الْفِقْهِ فَلْيَلْزَمْ اَبَا حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابَهٗ** جو فقہ مین تبحر چاہی وہ ملازمت کری امام
ابو حنیفہ کی اور اونکی یارون کی اس قول کو امام نووی اور یافعی اور بہت سے شافعیون نی
نقل کیا ہے مرقات مین ذکر ہی کہ اوزاعی نی بحث کی قصد سی کئی مسئلے امام سی پوچھی سب کا
جواب معقول دیا پوچھا تمنے کہان سی استنباط کیا فرمایا فلانی فلانی احادیث و آثار سی جو

تمنی ہمسی نقل کی ہین آدمیکی استنباط کا طریق بتایا اور زاعمی نے انصاف کیا اور فرمایا ہم
عطار ہین تم طبیب ہو اور تمنی نی شرح نقایا مین لکھا ہی کہ امام شافعی نی اپنی مسند مین محمد بن
حسن سی اونہون نی ابو یوسف سی اونہون نی عبد اللہ بن دینار سی اونہون نی عبد اللہ بن عمر
سی یہہ حدیث نقل کی ہی الولاء لحمة کلحمة النسب لا یباع ولا یوہب ولا ابانات ہی جیسے ابنات
ہوتی ہی نسب کی نہ بیچی جای نہ بخشی جای ولا کی معنی حق آزادی کا یعنی جیسی ابنا بت ولی نسب کے
وارث ہوتی ہین ایسی ہی جو کوئی غلام لونڈی کو آزاد کری وہ وارث ہوتا ہی اوسکا اور اگر وہ
نہو تو اوسکی ناتی والی بشرطیکہ اوس غلام و لونڈی کی اپنی موجود نہون اور امام نودے
نی خطیب بغدادی سی نقل کیا ہی کہ امام شافعی نی محمد بن حسن سی روایت کی ہی اس تحقیق سے
معلوم ہوا کہ امام شافعی شاگرد ہین امام محمد کے اور حقایق شرح منظومہ مین لکھا ہے کہ امام
شافعی نی کہا ہی الحمد للہ الذی اعاننی علی الفقہ بمحمد بن الحسن شکر اللہ کا ہے
کہ جسنی فقہ مین مجکو محمد بن حسن سی اعانت بخشی اور ابن حجر نے خیرات الحسان مین ذکر کیا ہی
جب امام شافعی نی بغداد مین جاکر امام کی قبر کے زیارت کی اور دو رکعت نماز پڑھی رفع یدین
نہین کیا کہتی ہین وہ رکعتین صبح کی تہین اوسمین قنوت ہی نہین پڑہا لوگون نی اسکا سبب
پوچھا کہا مجکو شرم آئی اس امام کی سامنی بہت خلاف کرنے سی وکذا فی المیزان الشعرانی اور
مرقات مین لکھا ہی ایک آدمی امام ابو حنیفہ کو امام شافعی کی سامنی برا کہتا تہا بولا کر کہا ای
شخص تو ایسی شخص کو برا کہتا ہی کہ وہ تین چوتہائی فقہ کا سب کی نزدیک مالک ہی اور ایک
چوتہائی مین سب شریک ہین پوچھا کیونکر فرمایا فقہ آدہی سوال ہی اور آدہی جواب ہی سوال سب
اونکی ایجاد کئی ہوئی ہین اور لوگ سب جوابون مین مخالف نہین بلکہ بعض مین پس تخمیناً آدہی
جواب اونکی ہی سب کی نزدیک مسلم ہین علی بن عاصم کہتی ہین اگر ساری جہان کے عقل تولی جاتے
ابو حنیفہ کی عقل سب سی زائد ہوتی یعنی اونکی زمانی مین کذا فی المعدن حسن بن زیاد کہتی ہین
کہ امام چار ہزار حدیث روایت کرتی تہی دو ہزار حماد سی اور دو ہزار اور استادونسی کذا

فی اعلام الاخیار اور امام استخراج مسائل مین بیشتر مشغول رہتی تہی اور یہہ امر نہایت اہم تہا
اور روایت حدیث کی کم کرتے تہی کہ یہہ کام اور بہت لوگوں سی ہو سکتا ہی کذا فی المرقاۃ
امام ابو الفضل کرمانی کہتے ہین امام نی پانچ لاکہہ مسئلی استخراج کئی ہین اور خطیب خوارزمی لکہتی ہین
تراسی ہزار مسئلی نکالی ہین اڑتیس ہزار عبادات مین باقی معاملات مین اگر یہ بات نہوتی لوگ گمراہ
ہو جاتی کذا فی طبقات الکفوی عاصم قاری استاد تہی امام کی قرارت مین جب امام کی فضل و کمال
نی ترقی پائی واسطے استفادہ کی حاضر ہوتی اور کہتی یا ابا حنیفة جئتنا صغیرا و جئناک
کبیرا ای ابو حنیفہ تو ہمارے پاس لڑکائی مین آتا تہا ہم تیری پاس بڑہاپی مین آتی ہین کذا فی
اعلام الاخیار امام نووی تہذیب مین اور یافعی مرآۃ الجنان مین لکہتی ہین امام صاحب نی خواب مین
دیکہا کہ قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کہود کر آپکی ہڈیان اپنی سینہ پر جمع کرتا ہون اسکی تعبیر ابن سیرین
سی پوچہوائی تعجب سی کہا یہہ خواب کسنی دیکہا ہی اور جواب ندیا پہر پوچہا وہی کہا جب تیسری بار
پوچہا کہا اس خواب کا دیکہنی والا اس زور شور سی علم کو پہیلائیگا کہ اوس سے پہلی کبہی ایسا شخص
نہین ہوا اور امام صاحب اپنی لڑکائی سی نہایت حاضر جواب تہی نقل ہی کہ قیصر روم نی ایک
قاصد کو بہت سا مال دیکر منصور بادشاہ کی پاس بہیجا تا علمائی زمانہ کو جمع کرکی تین سوال
پوچہی اگر جواب معقول دین تو مال اونپر تقسیم کری ورنہ مسلمانون سی خراج لی بادشاہ نی علما اور
عقلائی وقت کو جمع کیا اور ایک عالم تماشی کو آیا امام صاحب بہی کہ لڑکی تہی اپنی باپ کی ساتہہ گئی
اور اوس قاصد رومی نی منبر پر چڑہ کر پوچہا کسی کو تاب جواب کی نہ آئی امام صاحب نی اپنی
باپ سی اجازت جواب دینی کی چاہی باپ نی منع کیا جب اوسنی پہر پوچہا تو آپنی مضطرب ہو کر
بادشاہ سی اجازت لیکر اوس قاصد سے کہا کیا تو سائل ہی اوسنی کہا ہان فرمایا منبر سی اوتر
مین چڑہکر جواب دونگا سائل شاگرد ہوتا ہی مجیب استاد شاگرد کا درجہ نیچا ہی استاد کا
اونچا تب وہ اوترا آپ چڑہی اور فرمایا اب پوچہہ اوسنی پوچہا اللہ سی پہلی کیا تہا آپنی فرمایا
تو گنتی جانتا ہی کہا ہان فرمایا ایک سی پہلی کونسا عدد ہی اوسنی کہا وہ سبکا پہلا ہی اوس سے

پہلی کون ہوتا فرمایا جب واحد مجازی لفظی سی کوئی پہلی نہین ہو سکتا تو واحد حقیقی سی پہلی کیونکر ہو سکے
پہر اونہی پوچہا اللہ کا مونہہ کدہر ہی فرمایا جب شمع روشن ہوتی ہی اوسکی روشنی کا مونہہ کدہر ہوتا ہے
اونہی کہا اوسکی روشنی سب طرف برابر ہی فرمایا جب نور مجازی کی کوئی جہت مقرر نہین تو
نور حقیقی ساری آسمانون اور زمین کا کیونکر کسی جانب ہو پہر اونہی پوچہا اللہ اسوقت کیا کرتا ہی آپنے
فرمایا اوسکی یہہ شان ہی کہ تجہہ سی مُشبّہہ کو منبر سی اوتار کر مجہسی موحد کو منبر پر چڑہاتا ہی اس حکایت کو
علامہ کفوی نی خطیب خوارزمی سی نقل کیا ہے اور فتاوی ظہیریہ مین لکہا ہی ایک بڑی آدمی کی گہر
دعوت ولیمہ کی تقریب مین علما اوسوقت جمع تہی ابہی سب دسترخوان پر بیٹہی تہی کہ دفعۃً عورتون مین
غل ہوا جب سبب پوچہا تو معلوم ہوا کہ لوگون نی شبہہ سی شب زفاف مین ایک دولہ کی دولہن دوسرے کے
پاس بہیجی اور ہر ایک نی اپنی بی بی سمجہکر صحبت کی سفیان ثوری نی کہا دونو کو اپنی خاوندون
پاس جانا قبل عدت کی درست نہین امام صاحب بہی متامل تہی ابن یادنی پوچہا تمہاری نزدیک
کیا ہی سفیان ثوری خفا ہو کر بولی انکی پاس گیا ہوتا حضرت علی نے جو شبہہ سی وطی ہو اوسمین
یہی حکم فرمایا تہا امام صاحب نے فرمایا دونو دولہ میری پاس آوین پہر ہر ایک سی پوچہا تجہی
وہ بی بی پسند ہی جسکی ساتہہ تو نی صحبت کی ہی ہر ایک راضی ہوا امام نی فرمایا تم دونون
اپنی اپنی منکوحہ کو طلاق دیکر اپنی مدخولہ سی نکاح کر لو پہر شوق سی صحبت کرو اسواسطے کہ
جب شوہر قبل خلوت کی طلاق دی تو عدت لازم نہین آتی اور شبہہ سی جو مدخولہ ہوا اوسکی
ساتہہ عین عدت مین نکاح اور صحبت درست ہی سفیان ثوری نی پوچہا تمنی یہہ کیسا حکم کیا
فرمایا اس سی آپس مین دوستی رہی گی عداوت نہو گی ورنہ اگر عدت تک انتظار کرتے
ہر ایک کی جی مین خیال رہتا کہ اسنی میری جورو کی ساتہہ صحبت کی ہی اور مبادا کوئی اپنی جورو کو
طلاق دی بیٹہتا حاضرین مجلس انکی ذکاوت سی اچنبہی مین رہ گئی اور روض الفائق مین مذکور ہے
کہ ایک عورت نی مسجد مین آکر ایک سیب آدہا سرخ آدہا زرد امام کے سامنی رکہا اپنی اوسکی دو
ٹکڑی کر کی حوالہ کی وہ چپکی چلی گئی یارون نی پوچہا کہ اسکا کیا مطلب تہا فرمایا اس عورت کو

حیض کا خون کبھی سرخ کبھی زرد آتا ہی طہر کو پوچھتی تھی مینی بتا دیا جیسا سیب اندر سی سپید
ہوتا ہی ایسا پانی صاف ہو تو طہر ہے اور ایک دن کا ذکر ہی کہ امام مسجد مین تھی خارجیون نے
تلوارین ننگی کرکر کہا ہم دو بات پوچھتی ہین اگر جواب نہ دیگا تو ہم مار ڈالینگے آپ نے فرمایا
تلوارونکو میان کرو جواب دونگا بولی ہم تیری گردن کی چمڑی کا میان بنانا پڑا تو اب سمجھتی ہین
آپ نے فرمایا پوچھو کہا دو جنازی دروازی پر آئی ہین ایک شرابی کا جو عین نشے مین
مر گیا دوسرا اوس عورت کا جو حرام کا پیٹ ڈالتی ہی مر گئی تھی دونو کو حرام سی توبہ نصیب
نہین ہوئی اور خارجیونکا مذہب ہی کہ ذرے سی گناہ سی کافر ہو جاتا ہے پس اونکا یہہ ارادہ تھا
اگر ان دونو کو مومن کہینگی جیسا انکا مذہب ہے تو ہم انکو مار ڈالینگی آپنی فرمایا یہہ دونو کس قوم
سی ہین کیا یہود مین بولی نہین پوچھا نصاری مین کہا نہین پوچھا مجوس مین کہا نہین
پوچھا بت پرست مین کہا نہین پوچھا پھر کون ہین کہا مسلمان تب آپنی فرمایا تمنے اسکا
جواب آپ ہے دیا کہا کیونکر فرمایا تمنی خود اقرار کیا وہ مسلمان ہین پھر کافر کیونکر ہونگی پھر پوچھا
یہہ دونون جنتی ہین یا دوزخی فرمایا مین ان دونو کی حقمین وہ بات کہتا ہون جو حضرت ابراہیم
نی اپنی بدتر کی حقمین کہی ہی فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ جو میری تابعداری کری وہ مجھی ہی اور جو نافرمانی کرے پس تو بخشنی والا ہی اور
مین کہتا ہون اونکی حقمین جو حضرت عیسی نی اپنی بدتر کے حقمین فرمایا ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ
فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اگر تو عذاب کری انکو
تو وہ تیری بندی ہین اور اگر تو بخشی انکو تو تو زبردست حکمت والا ہی جب امام نی یہہ
فرمایا وہ سب اپنی مذہب سی تائب ہوئی اور غرر المضاحک مین مسطور ہی ایک شخص
نی امام سی مسجد مین پوچھا اگر تم نبیذ کو حلال کہتی ہو تو مین ابھی مسجد مین پیتا ہون آپ نے
فرمایا تیری جورو تجہ پر حلال ہی یا حرام کہا حلال فرمایا اگر اوسکے ساتھ مسجد مین
صحبت کر سکتا ہی تو نبیذ بھی مسجد مین پی اور آثار البلاد اور اخبار العباد مین قاضی

منقول ہی کہ ایک شخص کوفی مین ایک آدمی کی پاس امانت رکہہ کر حج کو گیا پہر نیکی بعد
مانگی تو مکر گیا وہ امام کی پاس بہیسا ہتا مظلوم نی امام سی کہا فرمایا یہان سی جلد چلا جا
اور اوسکا کسی سے ذکر نکر جب وہ گیا تو اپنی امانت نہ دینے والی سے کہا یہہ چند آدمی میری پاس
آئی ہین قاضی کی تلاش ہین اگر تم اس خدمت کو قبول کرو تو ٹہراؤن اوسنی بظاہر ذرا سا انکار
کرکر مان لیا پہر آپ نے اوس مظلوم سے بلا کر کہا اب تو جا کر اوس سے کہہ تجکو شاید
میری امانت سے فراموشی ہوئی ہی خیال کر کہ مینی فلانی دن اوس جگہ تجکو دی تہی
اوسنی اس خیال سے کہ میادا لوگونکو میری خیانت پر گمان ہو تو قاضی نکرین اوسکی امانت
پہیر دی جب امام کے پاس اکر قضا کا طالب ہوا فرمایا یہہ عہدہ تیری لائق نہین اور رفتاوے
سراجیہ مین مذکور ہی ایک اعرابی نی امام سے پوچہا ایک واوسی یا دو واوسے فرمایا دو واو
اوسنی کہا بارک اللہ فیک کما فی لا دلا حاضرین نے حیران ہوکر اسکی معنے پوچہے
فرمایا تشہد کو پوچہتا تہا کہ دو واوسی ہی جیسی ابن مسعود کی روایت ہے التحیات للہ
والصلوات والطیبات یا ایک واوسی جیسی ابی موسی کی روایت ہی التحیات المبارکات
الصلوات الطیبات اوسنے کہا برکت دیجیو تجہی اللہ جیسی لاولا مین اور لاولا سی اشارہ کیا اس آیت شریف کیطرف
شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ مگر اس حکایت مین یہہ شک ہی کہ ابی موسے کے
روایت مین ایک واو بہی نہین ہی چنانکہ حدیث کی جانی والون پر مخفی نہین واللہ اعلم
اور کشاف مین مذکور ہی ایک دفعہ قتادہ کوفی مین آئی لوگ انکی گرد ہوی تو فرمایا جو تمہارا
جی چاہی سو پوچہو امام بہی صغیر سن وہان موجود تہی کہا پوچہو چیونٹی حضرت سلیمان کی نر تہی
یا مادہ انکو تامل ہوا امام نی فرمایا مادہ تہی پوچہا کاہی سی معلوم ہوا آپ نے کہا حق تعالے
فرماتا ہی قالت نملۃ اگر نر ہوتی قال نملۃ فرماتا تذکرۃ الاولیا مین لکہا ہی ایک شخص حضرت
عثمان کے حقمین بغض یہودیکا کہتا تہا امام نے اوس سے کہا مین چاہتا ہون تو اپنی بیٹی فلانی
یہودیکو بیاہ دی بولا یا امام کوئے مسلمان اپنی بیٹی یہودیکو دیتا ہے فرمایا سبحان اللہ تو اپنی بیٹی یہودیکو

دنیا جائز نہین رکہتا پیغمبر کا بیٹی دنیا ہو دیکو کیونکر جائز رکہتا ہی تب اونی توبہ کی اور مضمرات
مین مذکور ہی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سنے ابو حنیفہ سی پوچہا مینی سنا ہی تم میری دادا کے
حدیثین چہوڑ کر قیاس پر عمل کرتی ہو کہا ای فرزند رسول مین تسی تین باتین پوچہتا ہون
ایک یہہ کہ نماز بہتر ہی یا روزہ فرمایا نماز کہا اگر مین قیاس پر چلتا تو حیض والی عورتونکو نماز کی
بہیر لینی کا حکم کرتا نہ روزیکا مگر مین حکم کرتا ہون نماز کی معاف ہونیکا اور روزیکا قضا کرنیکا۔
دوسرے یہہ کہ منی زائد ناپاک ہی یا پیشاب فرمایا پیشاب کہا اگر مین قیاس ہی معتبر رکہتا
تو پیشاب کی بعد غسل کا حکم کرتا نہ منی کی بعد تیسری یہہ کہ عورت ضعیف ہی یا مرد فرمایا
عورت کہا اگر مین نص کو چہوڑ کر قیاس پر چلتا میراث مین عورت ضعیف کو دونا حصہ
دلوتا مردی امام باقر نی انسی معانقہ اور مصافحہ کر کر عذر کیا اور کہا مخالفین عنادسی تمہین
متہم کرتے ہین اور میزان شعرانی مین لکہا ہی کہ ابو مطیع نی کہا مین امام کے پاس کوفی کے
مسجد جامع مین تہا کہ سفیان ثوری اور مقاتل بن حبان اور حماد بن سلمہ اور امام جعفر صادق
وغیرہم نی آکر کہا ہمنے سنا ہی کہ تم دین خدا مین بہت قیاس کرتی ہو ہم تمہاری حال مین بہت
سی خوف کرتی ہین کہ پہلی قیاس ابلیس نے کیا ہی پس امام نی ان سب سے مناظرہ کیا جمعہ کی صبح سی زوال تک اور اپنا
مذہب بیان کیا کہ مین اول قرآن پر عمل کرتا ہون اگر اوسمین نہو تو حدیث پر اگر اوسمین بہی نہو تو اقوال صحابہ پر اور متفق کو مقدم
کرتا ہون مختلف پر اسکی بعد قیاس کرتا ہون سب نے کہڑی ہو کر انکی ہاتہہ اور گہٹنے چومی اور کہا انت سید العلما
تم سب عالمون کے سردار ہو اور تاریخ ابن خلکان مین لکہا ہی ابو العباس طوسی منصور بادشاہ کا مصاحب
ایسی عداوت رکہتا تہا ایک دفعہ اونی آپکو بادشاہ کے پاس بلا کر اپنی دل مین کہا آج انکو قتل کرونگا پوچہا بادشاہ
نی ایک آدمی کی گردن مارنیکا حکم دیا ہی ہمکو اوسکا حال معلوم نہین تم کیا کہتی ہو امام نی فرمایا بادشاہ
کا حکم حق پر ہی یا باطل پر کہا حق پر انپی فرمایا حکم حق کو بی پوچہی بجا لایا امام حسن تعالی انہی باتون سی اوٹہی
والیسی کہا انی مجہی برباد کیا تہا مینی اسکو گرفتار کیا اور اسی تاریخ مین مذکور ہی کہ ربیع منصور کا
مصاحب آپکا بڑا دشمن تہا ایک روز اونی بادشاہ کی سامنی کہا یا امیر المومنین ابو حنیفہ تمہاری دادا

عبداللہ بن عباس سی عداوت رکہتی ہین اسواسطے کہ اونکا مذہب یہہ ہی جو شخص قسم
کہائی پہر ایک دو دن کی بعد انشاء اللہ کہی تو اوسکا استثنا کرنا درست ہی یعنی قسم اوسپر لازم
نہین رہتی اور ابو حنیفہ کہتی ہین اگر استثنا متصل کہی تو درست ہی ورنہ جائز نہین امام نی فرمایا
یاامیر المومنین ربیع کہتا ہی تمہاری لشکر کا بیعت کرنا تمہاری ہاتہہ پر درست نہین پوچہا
کسطرح فرمایا اسواسطے کہ یہان قسم کہاکر بیعت کرجاتی ہین پہر گہر جاکر انشاء اللہ کہتے ہین
تو انکی قسم ٹوٹ جاتی ہی منصور ٹہٹہہ مار کر ہنس پڑا اور کہا ای ربیع تو ابو حنیفہ سی معترض
نہو جب دربار سی باہر آئی ربیع نے کہا یا ابو حنیفہ آج تو تمنی میرا خون کیا ہوتا فرمایا نہین
بلکہ تمنی اور مینی آپکو تجکو دونونکو بچایا اور معدن الیواقیت مین لکہا ہی ایک عالم نے امام سی پوچہا
تم کبہی کوئی مسئلہ بتاکر پچہتائی بہی ہو فرمایا ہان ایک دفعہ لوگون نی پوچہا ایک حاملہ مرگئی ہے
اور اسکی پیٹ مین بچہ پہرتا ہی مینی حکم کیا عورت کا پیٹ چاک کر بچہ نکال لو مجکو بہر ندامت
ہوئی کہ میت کو مینی تکلیف دی خدا جانی وہ بچہ جیا یا نہین اوسنی کہا یا امام آپکو ندامت کے
جگہہ نہین وہ لڑکا یہہ سائل ہے کہ تمہاری برکت سے اللہ نے مجکو ماکی پیٹ سی
نکالا اور علم دیا اور امام صاحب سے منقول ہے کہ مجکو اس دعاکی برکت سے
اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ عَلٰی طَاعَتِکَ علم حاصل ہوا اور سید جلال بخاری سے
نقل ہے کہ جو فرائض کے بعد اس دعاکو پڑہی دروازی علم کی اوس پر کہل جاینگی مترجم
کو بہی اپنی اساتذہ سی یہہ پہونچا ہی کہ بعد فرائض کی گیارہ بار اول وآخر درود کی ساتہہ پڑہنا
کشایش علم کیواسطے بہایت مفید ہی آب یہانسی بیان ہی آپکی عبادت اور پرہیزگاریکا
امام غزالی احیا مین کہتی ہین ابو حنیفہ ادہی رات بیدار رہتی تہی ایک مرتبہ کہین جانے
لگی لوگون نی دیکہہ کر آپس مین کہا یہہ ابو حنیفہ تمام رات جاگتی ہین جب سی تمام رات
جاگنا شروع کیا اور کہا حیف ہی جو نیک بات میرے طرف نسبت کرین وہ مجہہ
مین نہو کذا فی طبقات الفقہا للیافعی اور معدن الیواقیت مین مذکور ہی امام تین سو

سو رکعت نفل رات مین پڑھتے تھے ایک دفعہ ایک عورت نے راہ مین کہا یہ شخص پانسو
رکعت نفل کی رات مین پڑھتا ہے امام نے سنکر پانسو رکعت پڑہنا شروع کیا پھر ایک بار
راہ مین لڑکون نے امام کو دیکھ کر آپس مین کہا یہ شخص ہزار رکعت ہر رات مین پڑھتا ہے
اور تمام شب بیدار رہتا ہے جب سے ہزار رکعت پڑھتی اور رات بھر نہ سوتے خطیب نے
تاریخ بغدادی مین ذکر کیا ہے امام نے تیس یا چالیس برس تک عشا کے وضو سے صبح
کی نماز پڑھی ہے اور نماز کی کثرت سے گھٹنے آپ کے اونٹ کے سے ہو گئے تھے اور اکثر
راتون مین سارا قران ایک رکعت مین ختم کرتے اور رمضان مین اکسٹھ ختم کرتے تھے
ایک ہر روز ایک پچھلے کو ہر رات ایک سوا ے مہینے کی تراویح مین اور امام نووی نے
عبداللہ بن مبارک سے تہذیب مین نقل کیا ہے کہ امام نے تینتالیس برس تک ایک
وضو سے پانچون نمازین پڑھی ہین طحطاوی مین نقل ہے کہ جس جگہ امام نے وفات
پائی ہے وہان ستر ہزار قران ختم کیے تھے اور ملا علی قاری نے مرقات مین سات ہزار
ذکر کیے ہین اور درِ مختار مین مذکور ہے کہ امام صاحب نے پچپن حج کیے ہین اور
حق تعالےٰ کو سو مرتبہ خواب مین دیکھا ایک دن کا ذکر ہے کہ امام نے ایک لڑکے کو پھسلنے
کی جگہ پر دیکھ کر فرمایا خبردار پھسلنا نہین اوس نے کہا مین اگر پھسلونگا خود گر پڑونگا ۔
سنبھلنا تمھارا چاہیے کہ عالم کا لغزش کھانا ایک عالم کو خرابی مین ڈالتا ہے اوس دن سے
امام نے اپنے شاگردون سے فرمایا میرے قیاس کے سوا جو قیاس تمھارے دل مین گذرے
بے تکلف بیان کیا کرو جیسے امام ابویوسف وغیرہ کا بھی قیاس جاری ہوا اور امام نووی
نے تہذیب مین سفیان بن عیینہ سے نقل کیا ہے ہمارے وقت مین ابوحنیفہؒ سے بہت
نماز پڑھنے والا مکّہ مین نہین آیا اور میری آنکھ نے اون کی مثل نہین دیکھا اور عبداللہ
بن مبارک سے نقل کیا ہے کہ مسعر کو مین نے امام کے حلقہ مین علم سیکھتے دیکھا اور وکیع
سے نقل کیا ہے کہ امام سے بڑا فقیہہ مجھکو نہین ملا اور ابوبکر بن عباس سے نقل کیا ہے کہ

امام صاحب سفیان ثوری کے بھائی کے مرنے مین ماتم پُرسی کو گئے تھے سفیان ثوری آپکی تعظیم کو کھڑے ہوے اور اپنی جگہہ پر بٹھاکر آپ کے سامنے مودّب بیٹھے بعد برخاست کے یاروں نے سفیان ثوری سے پوچھا ہمکو اس تعظیم وتکریم سے بڑا تعجب ہے اِس کا کیا سبب ہے سفیان ثوری نے کہا یہہ شخص علم مین مرتبہ رکھتا ہے اگر اس کے علم کی تعظیم نہ کرون تو اوس کے بڑے پن کی تعظیم چاہیے اور اگر اوس کے بڑے ہونیکی تعظیم نکرون تو اوسکی فقاہت کی تعظیم چاہیے اور اگر اوس کی فقاہت کی تعظیم نکرون تو اوس کی پرہیزگاری کی تعظیم چاہیے اور معدن مین مذکور ہے جب امام اپنے عیال کو نفقہ دیتے اوتنا ہی خیرات کرتے اور جب نئے کپڑے پہنتے اونکی قیمت اہل علم کی تواضع کرتے اور جب کھانا کھاتے اوس سے دوچند فقیر کو دیتے امام صاحب ریشمین کپڑے کی جسکو عربی مین خز کہتے ہین سوداگری کرتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بڑھیا نے آکر کہا تھان خریدنے کو آئی ہون ایک تھان دیکھہ کر کہا مین ضعیف وغریب ہون تمھین یہہ تھان جتنے کو پڑا ہو مجھے دو فرمایا چار درم کو وہ بولی مجھسے ٹھٹھا کرتے ہو میرا بڑاپن ہے فرمایا مین نے دو کپڑے ساتھہ لیئے تھے ایک چار درم کم دونون کی قیمت کی برابر بک گیا تو چار درم دیکر لیجا کذا فی التہذیب للامام النووی اور معدن مین ذکر ہے بشر نام ایک شخص آپ کا شریک تھا ایکبار وہ مصر کو گیا آپنے اوس کے پاس ستر تھان بھیجے اور لکھا کہ ان تھانون مین ایک ناقص ہے لینے والے سے اطلاع کردینا جب بشر مال بیچکر پھرا امام نے پوچھا تو نے لینے والے سے عیب جتادیا تھا اوس نے کہا مین بھول گیا امام صاحب نے اپنا حصہ نفع سمیت کہ تیس ہزار درم کا تھا شبہہ کے سبب سے سب تصدق کردیا اور ایک شخص آپ کا مقروض تھا اوس کے محلہ مین کوئی آپ کا شاگرد مرگیا تھا جب وہان گئے تو دھوپ تھی سب لوگ آپ کی قرضدار کی دیوار کے تلے سایہ مین بیٹھے تھے آپ احتیاط سے نہ بیٹھے اور کہتے ہین کوفے مین ایک بکری جاتی رہی تھی امام نے سات برس تک بکری کا گوشت نہین کھایا اسلیئے کہ شاید اوس بکری کا ہو اور سات برس کی تخصیص اس واسطے کہ بکری کی

عمر اکثر اسیقدر ہوتی ہے اور امام محمد پڑھتے وقت بہت خوبصورت لڑکے تھے ایک دفعہ
کے سوا آپ نے اونکو بے داڑھی کا نہین دیکھا ستون کے پیچھے بٹھا کر علم تعلیم فرماتے تھے
کذا فی معدن الیواقیت اور مُلّا علی قاری نے ابن حجر سے امام صاحب کی یہہ کرامت نقل کی
ہے کہ ابو یوسف لڑکائی مین اپنی مان سے بھاگ کر امام صاحب کے پاس آئے جب اونکی
مان نے آکر شکایت کی آپ نے حوالہ کیا پھر بھی ایسا ہی اتفاق ہوا اور ابو یوسف نہایت
تکلیف مین تھے امام صاحب نے فرمایا کَیْفَ بِكَ وَاَنْتَ تَاْکُلُ الْفَالُوْدَج
تیرا کیا حال ہے تو تو فالودہ کھاتا ہے بعد امام صاحب کے جب ابو یوسف ہارون رشید کے
پاس پہونچے تو اوس نے فالودہ پیش کیا ابو یوسف ہنسے ہارون رشید نے ہنسی کا
سبب پوچھا تب اونھون نے یہہ قصہ ذکر کیا اور بعضے نادان لوگ امام صاحب کی فضائل
مین نقل کیا کرتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی بھی مذہب حنفی کے
موافق حکم کرین گے اور کہتے ہین حضرت خضر نے فقہ حنفی کو سیکھا اور ابو القاسم قشیری کو تعلیم
کیا یہہ سب غلط محض اور اس کا اعتقاد کرنا سخت گناہ ہے بلکہ اصل قصہ کسی ملحد نے بنا کر
عوام حنفیہ کو دھوکے مین ڈالا ہے تفصیل ان مضامین کی اور غلط ہونا اسکا ذخائر المہمات
اور اشاعہ مین مذکور ہے اور مُلّا علی قاری نے مشرب الوردی فی مذہب المہدی مین بھی
مفصلاً ذکر کیا ہے ہان اسقدر ثابت ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر موافق قران حدیث کے حکم کرین گے چنانچہ امام سبکی نے
اسبات کو اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور سبب وفات مین آپ کے اختلاف ہے قول
صحیح یہہ ہے کہ بغداد مین حالت قید مین رحلت فرما ہوئے تفصیل اوس کی یہہ ہے کہ شعبی
استاد امام کے قاضی تھے منصور بادشاہ نے اپنے غلامون کو کچھ زمین دی تھی بعضونکو
ہبہ کی اور بعضون کو بطور وقف کے۔ کوتوال کو حکم دیا کہ اس کا کاغذ علما اور قاضی کی مہر
سے لکھواوے سارے علما اور قاضی نے مہر کی جب کاغذ امام کے پاس آیا اور لانیوالے

نے کہا بادشاہ کا حکم ہے اِسپر گواہی کرو امام نے فرمایا بادشاہ کہان ہے کہا اپنے گھر
فرمایا وہ میرے پاس آوے یا مین اوس کے پاس جاؤن تو اوس سے سنکر گواہی کرون
کوتوال نے کہا سارے عالمون اور قاضی نے گواہی لکھدی ہے تو ایک جوان فضول سے
آپ نے کہا ہر شخص کا معاملہ اوس کے ساتھ ہے جب اِس کی خبر بادشاہ کو پہونچی شعبی کو
بلا کر پوچھا گواہی مین دیکھنا بھی شرط ہے کہا ہان بادشاہ نے کہا پھر بغیر میرے
دیکھے تمنے کیون گواہی کی کہا مین جانتا تھا کہ تیرا حکم ہے اور تیرے بلانے پر قدرت نہتی
بادشاہ نے کہا یہ بات حق سے دور ہے اِسی بات پر شعبی کو معزول کیا اور اِسپر
مشورہ ہوا کہ ابو حنیفہ شریک سفیان ثوری مسعر بن کدام اِن چارون مین سے کسی کو
قاضی کیا چاہیئے چارون کو بلوایا رستے مین امام نے کہا مین بہانہ کرونگا سفیان ثوری
بھاگ جائینگے مسعر مجنون بن جائینگے مگر شریک پر مجھے یقین بچنے کا نہین سفیان
ثوری قضاے حاجت کے بہانے دیوار کے پیچھے چلے گئے وہان کشتی دیکھی ملاح سے
کہا اس دیوار کے پیچھے ایک آدمی ہے مجھے چھری سے ذبح کیا چاہتا ہے اوس نے
لکڑیون مین چھپا دیا ذبح کرنے مین اشارہ تھا اس حدیث کی طرف مَنْ جُعِلَ قَاضِیاً
بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ۔ جو قاضی ہوا لوگون مین بیشک بغیر چھری کے
ذبح کیا گیا سپاہی نے ہرچند ڈھونڈھا سفیان کو نپایا جب یہ تینون بادشاہ کے پاس
پہونچے مسعر نے بادشاہ کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو ہی منصور ہے تیرے اہل و عیال کیسے ہین
منصور نے کہا اس کو نکالو یہ دیوانہ ہے اور امام سے کہا تم قضا کا عہدہ قبول کرو امام نے
فرمایا مین ایک مرد بزاز ہون کوفے والے مجھسے کپڑا مول لیتے ہین اشراف عرب کے
میری قضا کو قبول نکرینگے بادشاہ نے کہا یہ امر علم سے علاقہ رکھتا ہے نسب سے کچھ
کام نہین امام نے کہا مین اس کام کے لائق نہین اور اس بات مین اگر سچا ہون تو عدم
لیاقت ثابت ہوئی اور جھوٹ کہتا ہون تو جھوٹا لیاقت قضا کی نہین رکھتا بادشاہ

خاموش ہوا اوران سے متعرض نہوا پھر شریک سے کہا تم قبول کرو اونھون نے کہا
مین سوداوی مزاج اور ضعیف دماغ ہون بادشاہ نے کہا مین تیرا علاج کرونگا اچھا ہوجائیگا
پھر اوس کو قاضی کیا لیکن بادشاہ کو امام سے قضا کے قبول نکرنے سے عداوت ہوئی
یہانتک کہ امام کے قتل پر کمر باندھی پر کوئی حیلہ نہین چلتا تھا ایک دن وزیرون سے
مصلحت کرکر ایک عورت کو سکھلا کر امام کے پاس بھیجا تب اوس نے پوچھا میرا خاوند
غازی فی سبیل اللہ تھا اوس کے پاس ایک گھوڑا تھا مجکو وصیت کر مرا ہے کہ اس گھوڑیکو
اوس شخص کو دینا جو سب سے زائد خلافت کے سزاوار ہو فرمائیے مین وہ گھوڑا کسکو دون
فرمایا جعفر صادق کو جب وہ عورت گئی تب سمجھے کہ سکھائی ہوئی آئی تھی حماد کو بھیجا کہ اُس
عورت کو بلا لا مگر وہ بادشاہ کے کہنے سے جلد نکلکر مالک بن انس اور عطا بن رباح سے
پوچھنے گئی تھی اون سے بھی یہی جواب پایا امام صاحب نے اوسی وقت اپنے بیٹے کو
وصیت لکھوائی اور کہا ابھی بادشاہ کا آدمی آتا ہوگا بیشک مجکو قتل کرینگے لیکن
مین حیلہ کرونگا یقین ہے کہ اس مسئلے کو مالک بن انس اور عطا بن رباح سے بھی بلا کر پوچھینگے
مین اون کے قول کی تصدیق کرونگا شاید اس حیلہ سے نجات پاؤن وہ اِسی فکر مین
تھے کہ بادشاہ کا آدمی بلانے کو آیا وہان جاکر مالک وعطا کو بیٹھا پایا بادشاہ نے پہلے
امام سے پوچھا تمنے اس عورت کے سوال کا کیا جواب دیا آپ نے اوس جواب کا اعادہ کیا
اور کہا تجھسے جعفر صادق بہتر ہین کہ وہ اولاد رسول اللہ سے ہین اور وہ متقی ہین نہ تو اور
وہ عالم ہین نہ تو بادشاہ نے مالک اور عطا سے پوچھا اون سے بھی یہی جواب پایا
تب حیران ہوکر رخصت کیا جب وہان سے نکلے عطا نے امام صاحب کی رکاب پکڑ کر کہا
آج تمنے ہمکو قتل سے بچایا کہ ہمارے موافق جواب دیا الغرض بادشاہ کو اِس جواب
سے اور زیادہ کینہ بڑھا یہانتک کہ ایک دن ہتھیار منگوا کر امام سے کہا عہدہ قضا
کا قبول کرو امام نے کہا مجکو ہرگز صلاحیت نہین بادشاہ نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو تمکو ضرر

صلاحیت ہے فرمایا اگر یہہ قول بادشاہ کا سچ ہے تو عجیب ہے کہ بادشاہ جھوٹے کو قاضی
کرے واللہ میری عدم لیاقت ثابت ہوگئی بادشاہ نے قسم کھائی مین خواہ مخواہ قاضی
کرونگا امام نے قسم کھائی کہ نمانونگا ربیع بن یونس دربان نے کہا بادشاہ قسم کھاتے
ہین تم نہین مانتے فرمایا بادشاہ کو قسم کا کفارہ دینا مجھسے بہت آسان ہے جب
اوس نے بہت اصرار کیا امام نے فرمایا اے امیر المومنین خدا سے ڈر امانت نہ دے
مگر اوس کو جو خدا سے ڈرتا ہو واللہ ما انا مامون الرضا فکیف مامون الغضب
واللہ مین خوشی کی حالت مین مامون نہین غصہ مین کیونکر مامون ہونگا جب کسی طرح نمانا
تو قید کیا اور ہر روز دس کوڑے آپ کے سر مبارک پر پڑتے تھے امام فرماتے دنیا مین
کوڑے کھانا آسان ہے آخرت مین لوہے کے گرم گرزون سے اور آپ کا روی مبارک
اس صدمہ سے ورم کر گیا اور دسوین دن جب تنلو پورے ہوئے تو سر سجدہ مین رکھکر
انتقال کیا اور یہہ سانحہ رجب کے مہینے سن ڈیڑھ سو ہجری مین واقع ہوا انا للہ و
انا الیہ راجعون ٥ بعضے کہتے ہین دسوین دن زہر سے شہید کیا لوگون کی
کثرت سے پانچ مرتبہ آپ کے جنازے کی نماز پڑھی گئی اور بغداد مین مقبرۂ خیزران کے
باب الطاق مین دفن ہوئے اور سن آپ کا ستر برس کا ہوا کذا فی تاریخ ابن خلکان کہتے
ہین کہ امام صاحب کی تین کتاب تصنیف ہین باقی زبانی منقول ہے ایک کتاب العالم
والمتعلم دوسری کتاب الرسالہ کہ ابوعثمان البستی کو پہنچی تھی تیسری فقہ اکبر کہ
آپ کے شاگرد ابو مطیع نے روایت کی ہے اور بعضے کہتے ہین کتاب مقصود صرف مین
بھی لکھی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال وصفات الرجال۔

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ رسالہ مختصر فضائل ابو حنیفہ نعمان بن ثابت
مین تصنیفات عالم لوذعی فاضل یلمعی نحریر القمقام علامۃ الفہام معارف
آگاہ حقایق دستگاہ جناب مولانا مفتی محمد سعد اللہ
غفر اللہ لہم سے نوین تاریخ جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ تیرہ سو چار
ہجری مین مولوی محمد ہاشم علی صاحب کے
اہتمام سے مطبع ہاشمی میرٹھ مین
حلیہ طبع سے مزین ہوا - خدایا جس
جس نے اِسکے شیوع مین محنت
کی ہو اوسکی سعی مشکور کر
اور اوس کو
ملتِ حنفی پر ثابت رکھ
آمین یارب العالمین

فقط تمام شد

کتبہ محمد محسن عفی عنہ